اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ

نہ تنہا من درین میخانہ مستم
جنید و شبلی و عطار ہم شُد مَسْت

ایک مجلس کی تین (۳) طلاق

علمائے احناف کی نظر میں

ملنے کے پتے

دارالحدیث رحمانیہ چوک نمبر ۱۴ نزد پرانا لاری اڈہ ملتان

دارالحدیث محمدیہ عام خاص باغ ملتان شہر

دارالمطالعہ ۱۶۳۴ محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو عبدالرحمان
محمد رفیق

نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم ط

افسوسناک حقیقت

قریباً عرصہ دو سال پیشتر ملتان میں کسی شخص نے گھریلو جھگڑے کی بناء پر اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاق دے دیں، چونکہ وہ صاحب حنفی تھے۔ ان کا احناف کی طرف رجوع فطری امر تھا۔ وہاں سے فتویٰ ملا کہ طلاق واقع ہو گئی۔ اور بیوی حرام اسی پریشانی میں کسی نے انہیں مشورہ دیا کہ اہل حدیث مکتب فکر سے رابطہ کرے چنانچہ اہل حدیث مفتی صاحب نے صورت حال کے مدنظر مسلم شریف اور مسند احمد کی احادیث کو بنیاد بنا کر ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک شمار کرنے کا فتویٰ دے دیا۔ بات کوئی نئی نہ تھی۔ اہلحدیث کا فتویٰ ہمیشہ سے یہی ہے۔ اور یہ واقعہ بھی نیا نہیں تھا۔ پہلے بھی متعدد واقعات ایسے ہو چکے ہیں کئی حنفی ایسے معاملات میں اہلحدیث علماء سے فتویٰ لیکر اپنی بیویاں بسا چکے ہیں۔ کبھی کوئی ردعمل دیکھنے میں نہیں آیا۔

لیکن افسوس صد افسوس ان متعصب اور ہٹ دھرم مفتیان کرام پر جنہوں نے فقط ضد اور انا کے لئے اس کو عید کی نماز کے خطبہ کا موضوع بنایا اور روز روشن کی طرح ایک واضح حقیقت کو جھٹلایا۔ مستزاد یہ کہ صرف یہیں تک انکی تشفی نہیں ہوئی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادری کے لوگوں کو اس شخص سے قطع تعلق کا فتوی دیکر واضح طور پر برادری کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اور امت مسلمہ میں افتراق پھیلنے کا سبب بن گئے۔

اس شر نے ایسے بال و پر نکالے کہ برادری میں فساد پھیل گیا۔ اور نوبت مقدمہ بازی تک پہنچ گئی۔ نیز ہزاروں روپے اس بے فائدہ زیاں رسیدہ مقصد کے لئے خرچ ہوگئے اور یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا۔ اس دور میں جہاں اس قسم کے لوگوں سے امت مسلمہ میں فساد پھیل رہا ہے۔ خوش قسمتی سے وہاں ایسے انصاف پسند محقق اور شریعت کے معاملہ میں غیر جانبدار لوگ بھی موجود ہیں۔ یہ محترم اصحاب امت مسلمہ کیلئے ان گئے گزرے حالات میں خداوند تعالیٰ کی ودیعت کردہ نعمت غیر مترقبہ ہیں۔

زیر نظر رسالہ میں چند مفتیان احناف محترمین کی آراء مسئلہ تین طلاق کے متعلق پیش خدمت ہیں۔ نیز اس کے علاوہ تین خطوط جناب حضرت مولانا محمد عبدالحلیم قاسمی دامت برکاتہم وفیوضہم اقبالہم شامل ہیں جو کہ نہایت سبق آموز ہیں ان کا پہلا خط ہفت روزہ ''اہل حدیث'' اشاعت ۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء سے لیا گیا ہے۔ دوسرا ملتان کے حالات اور اسی خط کا ذکر کر کے مولانا محترم کو خط لکھا پہلا جواب پہنچتے کچھ تاخیر ہوگئی تو ہم نے مزید خط لکھ دیا۔ مولانا محترم کی یہ فراخ دلی لائق تحسین ومبارکباد ہے کہ انہوں نے بلا تامل دونوں خطوط کا جواب ارسال فرمادیا۔

اس تعاون پر ہم مولانا محترم کے مشکور وممنون ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث عالم کا فتویٰ

(جس پر ایک شخص کو عمل کر لینے کی پاداش میں برادری سے قطع تعلق کرا دیا گیا)

سوال:۔ مسمی فلاں نے کسی خانگی ناراضگی کی وجہ سے اپنی بیوی کو تین طلاق زبانی دے دی ہے۔ اب وہ سخت نادم ہے کیا ان کے دوبارہ آباد ہونے کی شرعاً کوئی صورت ہے۔ معلوم رہے طلاق ایک ہی مجلس میں دی گئی ہے اور یک بارگی دی گئی ہے۔

سائل فلاں ....

....

.................................ملتان

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ط

الجواب:۔ معلوم رہے کہ صورت مسئولہ میں از روئے احادیث صرف ایک ہی طلاق ہوتی ہے یک جگہ جلسہ واحدہ میں یکبارگی تین طلاق دینے سے ایک طلاق ہوگی۔

صحیح مسلم شریف میں ہے

" عن عباسؓ قال کان الطلاق علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکرؓ وسنتین من خلافة عمرؓ طلاق الثلاث واحدة "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مسند شریف میں ہے۔

" طلق رکانة امرأته ثلاثا فحزن علیها حزناً شدیدًا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کیف طلقتها قال طلقتها ثلاثا قال فی مجلس واحد قال نعم قال فانما تلک واحدة فارجعها ان شئت قال فراجعها قال ابن القیم فی اعلام الموقعین قد صحح الامام هذا الاسناد وحسنته ، قال الحافظ فی فتح الباری اخرجه احمد وابو یعلیٰ وصححه من طریق محمد بن اسحاق وهذاالحدیث نص فی المسئلة لایقبل التاویل. (فتاویٰ نذیریہ ص ۱۷۹)

عمدۃ الرعایہ کتاب الطلاق میں ہے۔

" اذا طلق ثلاثا تقع واحدة رجعیة وهذ المنقول عن بعض الصحابة وبه قال داود الظاهریؒ واتباعهؒ وهو احدالقولین لمالکؒ ولبعض اصحاب احمدؒ"

روضۃ الندیا ص ۱۴۲ میں ہے۔

" وهذا مذهب ابن عباسؓ وابن اسحاقؒ وعطاءؒ وعکرمةؒ واکثراهل البیتؓ وهذا الصح الاقوال "

ان تصریحات کی رو سے واضح ہو جاتا ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاق دینے سے صرف ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔ لہٰذا شخص مذکور بموجودگی دو گواہان معتبرین رجوع کر سکتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ نکاح کی ضرورت ہے۔ نہ حلالہ وغیرہ کی۔

(دستخط) شمس الحق ملتانی

دار الحدیث رحمانیہ ملتان شہر

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ ۸۰-۶-۲۹

مہر مدرسہ

مجلس واحد میں دی گئی تین طلاق کے متعلق علمائے احناف کی آراء

طلاق کا مسئلہ ایک پریشان کن مسئلہ ہے۔ خاص طور پر اس کے مضرات اس وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص کسی ناچاکی کی بنا پر جذبات سے مغلوب ہو کر تین طلاق اکٹھی دے بیٹھتا ہے۔ اس کے بعد جب ذرا حواس درست ہوتے ہیں تو پھر پچھتاوا لگ جاتا ہے اگر طلاق دینے والا حنفی ہے تو اس کے لئے یہ وبال بن جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اکثر حنفی علماء مقلد ہونے کے ناطے ہر طرح سے معذوری کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اصرار کرے تو حلالہ کا فتویٰ دے دیتے ہیں جو کہ شرعاً قطعاً حرام ہے۔ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق حلالہ مروجہ ایک ملعون فعل ہے۔ جس کا کرنے والا کرانے والا سب پر حضور ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

لیکن ان گئے گزرے حالات میں بھی کچھ حنفی علماء اہل تحقیق ہیں جو تقلید کے جمود کو غلط سمجھ کر پس پشت ڈال دیتے ہیں اور بے باکانہ رائے کا اظہار کر دینے سے نہیں گھبراتے اور اپنی حنفیت میں قطعاً فرق محسوس نہیں کرتے۔ ذیل میں ایسے ہی علماء آراء پیش کی جارہی ہیں۔

مولانا محفوظ الرحمٰن قاسمی فاضل دیوبند

ہندوستان میں چند سال پیشتر اسلامک ریسرچ سنٹر احمد آباد کے ارباب اختیار کو اس مسئلہ پیچیدہ کے بارہ میں کچھ تحریک ہوئی اور انہوں نے بجا طور پر محسوس کیا کہ نامناسب اور غیر مسنون طریقہ پر طلاق دینے کا رواج بہت زیادہ پریشان کن ہے۔ چنانچہ انہوں نے نومبر ۱۹۷۳ء میں ایک مجلس مذاکرہ کا اہتمام فرمایا جس میں حنفی اور اہلحدیث علماء شامل ہوئے۔ اس میں ایک محترم بزرگ حنفی عالم مولانا محفوظ الرحمٰن قاسمی فاضل دیوبند مدرس مدرسہ بیت العلوم مالیگاں نے ایک مقالہ پیش کیا جو کہ پاکستان میں مجموعہ مقالات علمیہ در بارہ ایک مجلس کی تین طلاق کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے مقالہ کے آخر میں مولانا محترم نے اپنی رائے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہاران الفاظ سے فرمایا ہے۔ ہمارے نزدیک مجلس واحد کی تین طلاقوں کو ایک ہی سمجھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یہ ہی ہماری رائے ہے جس کے دلائل اوپر نقل کردیئے گئے ہیں۔ نیز اسی مقالہ میں مولانا چار حنفی علماء کی آراء وفتاویٰ نقل فرماتے ہیں جو کہ ذیل میں پیش خدمت ہیں۔

مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ دھلوی

مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی سے کسی سائل نے اسی طلاق ثلاثہ کے متعلق دریافت کیا تھا۔ سائل کے گاؤں میں ایک واقعہ ایسا ہوا تھا کہ ایک حنفی شخص نے تین طلاق دینے کے بعد کسی اہل حدیث عالم سے فتویٰ پوچھ کر رجوع کرلیا۔ گاؤں کے لوگوں نے اس کا بائیکاٹ کردیا۔ مفتی صاحب نے یہ جواب دیا ایک مجلس میں تین طلاق دینے سے تینوں پڑ جانے کا مذہب جمہور علماء کا ہے۔ اور ائمہ اربعہ اس پر متفق ہیں۔ ائمہ اربعہ کے علاوہ بعض علماء اس کے ضرور قائل ہیں۔ کہ اس طرح ایک رجعی طلاق ہوتی ہے۔ اور یہ مذہب اہل حدیث حضرات نے بھی اختیار کیا ہے۔ اور حضرت ابن عباسؓ، طاؤس، عکرمہ اور ابن اسحٰق سے منقول ہے۔ پس کسی اہل حدیث کو اس حکم کیوجہ سے کافر کہنا درست نہیں اور نہ وہ قابل مقاطعہ اور مستحق اخراج از مسجد ہے۔ ہاں حنفی کا اہل حدیث سے فتویٰ حاصل کرنا ناجائز تھا۔ لیکن اگر وہ کسی بامر مجبوری اور اضطراری حالت میں اس کا مرتکب ہو تو قابل درگزر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اخبار الجمعیۃ دہلی مورخہ ۶ شعبان ۱۳۵۰ھ بمطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۳۱ء)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مدرسہ امینیہ دہلی

مولانا عبدالحئی فرنگی محلیؒ

ہمارے علماء احناف میں سے مولانا عبدالحئی فرنگی محلی کا فتوی مجموعہ فتاوی ۳۴۷ پر موجود ہے وہ لکھتے ہیں۔

" اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک تین طلاق ہونگی اور بغیر تحلیل (حلالہ) کے نکاح درست نہ ہوگا۔ مگر بوقت ضرورت کہ اس عورت کا علیحدہ ہونا اس سے دشوار ہو اور احتمال مفاسد زائدہ کا ہو تو کسی اور امام کی تقلید کر لے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ نظیر اس کی مسئلہ نکاح زوج مفقود اور عدۃ ممتدہ الطہر میں موجود ہے کہ حنفیہ عندالضرورۃ قول امام مالک پر عمل کر لینے کو درست رکھتے ہیں چنانچہ ردالمختار میں تفصیل موجود ہے"۔

حبیب المرسلین مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

مدرسہ امینیہ دہلی کا ایک اور فتوی ملاحظہ کرتے چلیے "

بعض سلف صالحین اور علماء متقدین میں سے اس کے بھی قائل ہیں۔ اگرچہ آئمہ اربعہ جن مولوی صاحب نے مفتی اہل حدیث پر جو فتوی دیا ہے۔ یہ غلط ہے اور مفتی اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث پر اس اختلاف کی بنا پر کفر و مقاطعہ و اخراج از مسجد کا فتویٰ غیر صحیح ہے۔ بوجہ شدید ضرورت اور خوف مفاسد اگر طلاق دینے والا ان بعض علماء کے قول پر عمل کرے گا۔ جن کے نزدیک واقعہ مرقومہ میں ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔ تو وہ خارج از مذہب حنفی نہ ہوگا کیونکہ فقہائے حنفیہ نے بوجہ شدید ضرورت کے دوسرے امام کے قول پر عمل کر لینے کو جائز لکھا ہے"۔

(دستخط) حبیب المرسلین عفی عنہ مہر دار الافتاء

مدرسہ امینیہ دہلی بحوالہ الجواہر العالیہ ۴۲ مرتبہ مولانا ابوعبیدہ اعظمی

کسی ایک امام کے مقلد کا دوسرے امام کی تقلید کر لینا۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی نظر میں

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں میں نے پڑھا ہے کہ جس زمانہ میں انہوں نے حیلہ ناجزہ تصنیف فرمائی اور نکاح مفقود الزوج کے سلسلہ میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق فتویٰ دیا تو کسی نے کہا کہ آپ تقلید ابوحنیفہ پر بہت زور دیتے ہیں۔ لیکن امام مالک کے مسلک کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں تو تقلید جا رہی ہے۔ فرمایا تم تقلید کو لیے پھرتے ہو یہاں سرے سے اسلام ہی جا رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت پیر کرم شاہ بھیروی

حنفیہ کی شاخ بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے

جناب مولانا پیر کرم شاہ بھیروی مدیر "ضیائے حرم" مہتمم مدرسہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ۔ رکن اسلامی نظریاتی کونسل و مرکزی رویئت ہلال کمیٹی پاکستان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں انہوں نے ایک مجلس کی تین طلاق کے موضوع پر مقالہ تحریر فرمایا ہے جو کہ ادارہ "نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور" کی شائع کردہ کتاب "مقالات علمیہ بابت ایک مجلس کی تین طلاق" کے ساتھ شائع ہوا ہے مولانا محترم نے اس مسئلہ پر جس کاوش اور خلوص سے روشنی ڈالی ہے لائق تحسین ہے۔ اسی مقالہ میں ایک جگہ مولانا محترم موصوف نہایت دلسوزی سے فرماتے ہیں "لوگوں میں شرعی احکام کے علم کا فقدان ہے۔ انہیں یہ پتہ نہیں کہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینا کتنا بڑا جرم ہے۔ اور یہ تلعب بکتاب اللہ کے مترادف ہے۔ بچوں کی ماں اس پر قطعی حرام ہو گئی اس کی نظروں میں دنیا تاریک ہو جاتی ہے۔ یہ ناگہانی مصیبت اس کے لیے ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ پھر وہ علماء صاحبان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں جو باستثناء چند حضرات بڑی مصیبت سے انہیں حلالہ کا دروازہ دکھاتے ہیں۔ اس وقت انہیں اپنے غیور رسول کی وہ حدیث فراموش ہو جاتی ہے۔ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ حلالہ کرنے والے پر بھی اللہ کی لعنت اور جس (بے غیرت) کے لئے حلالہ کیا جائے اس پر بھی اللہ کی لعنت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید آگے تحریر فرماتے ہیں۔ ''اب حالات دن بدن بدتر ہو رہے ہیں جب بعض طبیعتیں اس غیر اسلامی اور غیر انسانی حل کو قبول نہیں کرتیں اور اپنے گوشہ عافیت کی ویرانی بھی ان سے دیکھی نہیں جاتی تو وہ پریشان اور سراسیمہ ہو کر ہر دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اس وقت باطل اور گمراہ فرقے اپنا آہنی پنجہ انکی طرف بڑھاتے ہیں اور انہیں اپنے دام تزویر میں بھی پھنسا لیتے ہیں۔ اس کی بیوی تو اسے مل جاتی ہے۔ لیکن دولت ایمان لوٹ لی جاتی ہے میرے یہ چشم دید واقعات ہیں کہ کنبے کے کنبے مرزائی اور رافضی ہو گئے جب حالات کی سنگینی کا یہ عالم ہو جب یہ تعزیر بے غیرتی کی محرک ہو بلکہ اسکی موجودگی سے ارتداد کا دروازہ کھل گیا ہو۔ ان حالات میں کیا علماء اسلام کا یہ فرض نہیں کہ اُمت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء پر در رحمت کشادہ کریں''۔

حضرت مولانا عبدالحیؒ

اسی مقالہ میں مولانا محترم نے مولانا عبدالحیؒ کا فتویٰ نقل فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

سوال:۔ زید نے اپنی عورت سے غصہ کی حالت میں کہا ''میں نے طلاق دی میں نے طلاق دی۔ میں نے طلاق دی'' اس تین بار طلاق کہنے سے تین طلاق واقع ہونگی یا نہیں اگر حنفی مذہب میں واقع ہوں اور شافعی مذہب میں واقع نہ ہوں تو حنفی کو شافعی مذہب پر اس خاص صورت میں عمل کرنیکی اجازت دی جائے گی یا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب:۔ اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک تین طلاقیں واقع ہوں گی۔
مگر بوقت ضرورت کہ اس عورت کا علیحدہ رہنا اس سے دشوار ہو اور احتمال مفاسد زائدہ کا ہو اگر تقلید کسی امام کی کرے گا تو کچھ مضائقہ نہ ہوگا۔ اس کی نظیر مسئلہ نکاح زوج مفقود و عدت ممتدہ الطہر موجود ہے کہ حنفیہ عند الضرورت امام مالکؒ کے قول پر عمل کو درست رکھتے ہیں۔ چنانچہ رد المختار میں مفصلاً مذکور ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ وہ شخص کسی شافعی عالم سے پوچھ کر اس کے فتویٰ پر عمل کرے۔ واللہ اعلم

(حررہ الراجی عفو ربہ القوی محمد عبدالحئی)

مجموعۃ الفتاویٰ اُردو ص ۱۶۸ ج ۲

حضرت پیر کرم شاہ بھیروی کا فتویٰ

بھرپور نقد و جرح کے بعد مقالہ کے آخر میں مولانا موصوف اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" مسئلہ کے سارے پہلو آپ کے سامنے ہیں اس کی عقلی اور نقلی دلیلیں اور ان پر ہر طرح کی رد و قدح بھی آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اَب آپ خود اس کے متعلق فیصلہ فرما سکتے ہیں۔ اس ناچیز کی ناقص رائے میں تو ان حالات میں علماء مصر اور جامعہ ازہر کے فتویٰ کے مطابق عمل کرنا ارجح ہے"۔ "یاد رہے کہ علمائے مصر اور علمائے جامعہ ازہر کا فتویٰ ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک شمار کرنے کا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر اس بات کا ذکر برمحل معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند اسلامی حکومتوں نے آن واحد کی تین طلاقوں کو ایک قرار دینے کو قانون کی حیثیت سے نافذ کر دیا ہے۔ چنانچہ قارئین کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ۔

حکومت سوڈان نے ۱۹۳۵ء میں	اُردن نے ۱۹۵۱ء میں
حکومت شام نے ۱۹۵۳ء میں	مراکش نے ۱۹۵۸ء میں
حکومت عراق نے ۱۹۵۹ء میں	مصر نے ۱۹۲۹ء میں

اور پاکستان نے ۱۹۶۱ء میں بطور قانون نافذ کر دیا ہے۔ نیز لیبیا کا بھی یہی قانون ہے

حضرت مولانا محمد عبد الحلیم قاسمی

مہتمم مدرسہ جامعہ حنفیہ قاسمیہ لاہور وصدر علماء احناف پاکستان بی بلاک گلبرک کالونی لاہور میں احناف کا ایک مدرسہ جامعہ حنفیہ قاسمیہ ہے۔ مدرسہ کے مہتمم جناب حضرت مولانا محمد عبد الحلیم قاسمی کا ایک خط ہفت روزہ اہل حدیث اشاعت ۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا۔ ادارہ اہلحدیث سے رابطہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ خط الاعتصام میں شائع ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہم نے الاعتصام والوں کو خط لکھ کر اس خط کے اصل کا فوٹو سٹیٹ حاصل کیا۔ پھر چند محترمین کے مشورہ پر مولانا موصوف کی خدمت میں براہ راست خط لکھ کر رائے طلب کی جس کی تفصیل ہم ابتداء میں ذکر کر آئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے خط کے جواب میں مولانا محترم کے دو خطوط ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصول ہوئے۔ مولانا محترم کی یہ فراخ دلی لائق تحسین ومبارک باد ہے کہ بلا تامل انہوں نے دونوں خطوط کا جواب بھی ارسال فرمادیا۔ لہذا یہ سب ملاحظہ کے لئے بمعہ فوٹوسٹیٹ پیش خدمت ہے۔

۶ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ، ۷ مئی ۱۹۸۱ء

محترم ومکرم جناب محمد طفیل صاحب حفظ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا مکتوب کاشف وصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ نے جس طریق احسن پر مسئلہ کو واضح اور لکھا ہے۔

(۱) اور ہمارے متاخرین فقہائے کرام نے اس مسئلہ میں کہ طلاق ثلاثہ ایک مجلس تین طلاق واقع ہوجاتی ہیں۔ لہذا جب تک دوسرا نکاح نہ ہو پہلے خاوند کے لئے عورت حلال نہیں ہوتی۔ اگر اس پر عمل درست کیا جاتا تب بھی کوئی بات تھی۔ اس میں شرط یہ ہے کہ عدت کے بعد عورت اپنی خوشی سے کسی سے نکاح کرے۔ دوسرا خاوند اپنی خوشی سے جب چاہیے طلاق دے عدت کے بعد اگر عورت پہلے خاوند کے پاس آنا چاہتی ہے تو آجائے۔ اس کے لئے سال دو سال کا عرصہ درکا ہے۔ اب اس مسئلہ کو حلالہ کے نام سے مشروط نکاح کسی شہوت پرست مرد سے کردیا جاتا ہے۔ اور صبح اس عورت کو پہلے خاوند کے حوالہ کرکے حتی تنکح زوجا غیرہ پر عمل ظاہر کیا جاتا ہے۔ جو سراسر لغو اور لعنتیوں کا کام ہے۔ کوئی غیرت مند آدمی اپنی عورت گائے بھینس اور بکری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنانے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔لیکن یہ کچھ ہورہا ہے۔

خدا کی پناہ بعض علاقوں میں حلالہ نکالنے کے خاص آدمی ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

(۲) نکاح اور طلاق کے واضح احکام شریعت حقہ نے مقرر کردیئے ہیں۔اگر ان احکام کی پابندی کی جائے تب نکاح ہوتا ہے۔جن عورتوں سے نکاح حرام ہے اگر کوئی بدبخت ان سے نکاح رچاوے تو نکاح ہوجائے گا؟ اسی طرح بغیر اجازت کے نکاح کرلینا یا بغیر گواہوں کے یا بغیر حق مہر نکاح درست نہیں ہوگا۔اس معاملہ میں احتیاط بھی کی جاتی ہے۔اسی طرح منکوحہ کو طلاق دینے کا بھی طریقہ اسلام نے بتایا ہے۔جس کی طرف آپ نے بھی مرسلہ پرچہ میں لکھا ہے۔ایک آدمی اپنی جہالت کی وجہ سے شریعت کے خلاف طلاق دیتا ہے۔تو وہ طلاق نہیں ہوتی۔جس طرح کہ حضرت طاؤس اور دوسرے صحابہؓ سے منقول ہے۔اگر طلاق غیر شرعی کو تسلیم بھی کیا جائے۔تو وہ صرف ایک طلاق ہے۔یہ ایک مجلس میں ہزار بھی دے تو صرف ایک طلاق شمار کی جائے گی۔

(۳) یہ کسی مولوی یا ملاں کا فیصلہ نہیں ۔ یہ فیصلہ سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے جس کی موجودگی میں کسی کا فیصلہ قابل قبول نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس کی وقعت ہے۔کسی قاضی یا جج کو رحمت عالم کے فیصلہ کے خلاف لکھنا یا فیصلہ دینا سخت گناہ کبیرہ ہے۔

فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فی ماشجر بینھم (الایۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بالکل درست ہے کہ حضور پاک کے دور مبارک میں اور حضرت صدیق اکبرؓ کے دور مبارک اور فاروق اعظمؓ کے دور میں دو سال تک اسی پر عمل رہا ہے۔

(۴) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیاسۃً ایک مجلس میں تین طلاق کو تین تسلیم کر لیا تھا۔ یہ آپ کی سیاست تھی۔ جس میں تبدیلی کا امکان ہے۔ چنانچہ اکثر جلیل القدر صحابہ نے اس معاملہ میں اختلاف فرمایا ہے جو احادیث کتب میں بالدلائل موجود ہے آج تک کسی مفتی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ یہ لکھ کر دے کہ یہ فیصلہ حضور پاک ﷺ کا نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لکیر کے فقیر بن کے غلط راستہ پر گامزن ہیں۔ اور ایک ایسے قبیح فعل کا ارتکاب کرتے ہیں جو سراسر سفاح ہے۔ اس لیے حضور پاک ﷺ نے واضح الفاظ میں لعنتی قرار دیا ہے۔ اور مانگا ہوا بکرا اس کو فرمایا جو زنا کا ارتکاب کرتا ہے۔

(۵) اس خط کے ہمراہ رسالہ تذکرہ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی ارسال ہے۔ جس کے صفحہ نمبر ۱۴۱ پر اس مسئلہ کو افادۂ عوام کے لئے شائع کر دیا اس میں تمام کتب احادیث اور فقہ کے حوالہ جات درج ہیں آپ دیکھ اور پڑھ کر قلبی مسرت پائیں گے۔ نماز کی کتاب بھی ارسال ہے۔ ہندوستان میں ایک مجلس مذاکرہ ہوئی تھی۔ جس میں مختلف حضرات نے اس مسئلہ پر مقالات پڑھے تھے۔ وہ کتابی شکل میں ادارۃ الاعتصام نے شائع کیا ہے۔ اس میں ایک مقالہ پیر کرم شاہ صاحب کا بھی ہے جو مسلکاً بریلوی اور حنفی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) ہمارے اکثر علماء فتوی دیتے وقت گھبراتے ہیں۔ حالانکہ اظہار حق علماء کے فرائض میں داخل ہے۔ الحمد اللہ عرصہ چالیس سال سے مسلسل لکھ رہا ہوں۔ کسی اہل علم نے آج تک اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ خوش ہیں الحمد اللہ راقم الحروف نہ صرف حنفی بلکہ علماء احناف پاکستان کا صدر ہے۔

ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم

مرسلہ پمفلٹ کو مزید خوبصورت شائع کر کے تقسیم کریں۔ نقطہ نظر اس طرح لکھا جائے۔ دو تین جگہ غلط کاتب نے لکھا ہے۔ اس پر فوٹو شائع کرنا بے ادبی ہے۔ میرے اس خط کو آپ شائع کر سکتے ہیں۔

والسلام مع الاکرام

محمد عبدالحلیم قاسمی کان اللہ لہٗ ولوالدیہ

مکتوب از مولانا محمد عبدالحلیم قاسمی

۲۱ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۱۳ جولائی ۱۹۸۲ء

محترم ومکرم جناب شیخ محمد سعید صاحب

بعد از سلام مسنون

آپ کے دونوں خط وصول ہوئے پڑھ کر بہت افسوس ہوا کہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی بات پر تنازعہ کھڑا کرنا اور مقدمہ بازی میں مبتلا ہو جانا بہت بُری بات ہے۔ کیا برادری میں کوئی بھی رجل رشید نہیں۔

عام طور پر طلاق جو دی جاتی ہے تو طلاق دینے والے کو کوئی علم نہیں اور نہ لکھنے والے کو علم ہے کہ میں کیا لکھ رہا ہوں تمام فقہا اس بات پر متفق ہیں کہ ایک وقت میں تین طلاق دینا غیر شرعی طلاق ہے۔ اسی واسطے حضرت طاؤس ؒتو کہتے ہیں کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوئی اور لغو ہے چونکہ یہ طلاق شریعت کے خلاف دی گئی ہے اس میں شدید اختلاف ہے۔

حضور پاک کے زمانہ مبارک میں ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک شمار کی جاتی تھیں۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں بھی یہی دستور تھا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت کے ابتدائی دور دو سالوں میں یہی حکم تھا۔ بعد میں آپ نے سیاستہً تین قرار دے دیا۔

(صحیح مسلم شریف جلد نمبر ۲ باب طلاق ثلاثہ فی مجلس واحدہ)

حضور پاک ﷺ کے دور مبارک میں ایک اسی قسم کا واقعہ پیش آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک شمار کی جائے گی۔

آپ ﷺ نے رجوع کا حکم دیا ہے۔

ہذا جو لوگ ایک طلاق شمار کرتے ہیں تو وہ حضور پاک ﷺ کے فیصلہ کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ فتویٰ صحیح اور درست ہے حضور ﷺ کے فیصلہ کے بعد کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے فیصلہ کی اول تو ضرورت ہی نہیں اگر ہے تو اس کے مطابق عمل کیا جائے نہ کہ مخالفت میں۔

الحمد للہ میری تحقیق اور فتوے یہ ہے کہ مطلقہ ثلاثہ فی مجلس واحدہ میں خاوند رجوع کر سکتا ہے۔کوئی حرج نہیں۔

اہل حدیث حضرات کا فتوے صحیح ہے اور رجوع درست ہے۔یہی حکومت پاکستان، مصر، سوڈان اور لیبیا کا قانون ہے۔

والسلام

دعا گو: محمد عبدالحئ قاسمی کان اللہ لہ ولوالدیہ

مکتوب ثانی از مولانا محمد عبدالحلیم قاسمی

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۲۱ جولائی ۱۹۸۲ء

محترم ومکرم جناب شیخ محمد سعید صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کے پہلے دونوں خط وصول ہو چکے ہیں دوسرے خط کا جواب مفصل لکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر روانہ کیا ہے۔ تعجب ہے آپ کو وصول نہیں ہوا۔ خط اور اشتہارات ایک ساتھ روانہ کیے ہیں۔ بہر حال دوبارہ مسئولہ کا جواب ارسال ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں اسی طرح کا واقعہ پیش آیا۔ کہ ایک صاحب نے ایک مجلس میں تین طلاقیں اپنی زوجہ کو دیں۔ بعد میں سخت پریشان ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سارا واقعہ پیش کر دیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا، کہ ایک مجلس کی تین طلاق ایک طلاق ہے لہٰذا تم اپنی بیوی سے رجوع کر سکتے ہو۔ یہ حضور پاک کا فیصلہ ہے۔

اسی کے مطابق اہل حدیث حضرات نے فتویٰ دیا ہے۔ جو بالکل درست ہے۔ اور آپ کے عزیز کا رجوع اپنی بیوی سے صحیح ہے۔ برادری والوں کی مخالفت محض جہالت ہے۔ اور جن مولوی صاحب نے بائیکاٹ کا فتویٰ دیا ہے وہ غلط ہے۔ کیونکہ تمام فقہا کا اس میں اتفاق ہے کہ یہ طلاق شرعی طلاق نہیں۔ یعنی شریعت کے اصول کے خلاف ہے۔

اس لئے مشہور صحابی حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ شریعت کے خلاف ہے لہٰذا لغو ہے۔ یہ ساری بحث طلاق ثلاثہ فی مجلس واحد مسلم شریف میں موجود ہے۔ اب حضور پاک کے فیصلہ کے مطابق جس کا عمل ہے وہ صحیح ہے اور جو حضور پاک کے فیصلہ کے خلاف فتویٰ دے رہے ہیں وہ درست نہیں انکی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ حکومت مصر، سوڈان، لیبیا اور پاکستان میں اسی پر عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہا ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ لہٰذا آپ کے عزیز کا رجوع درست ہے۔

پہلے خط میں بھی لکھ چکا ہوں۔ دوبارہ لکھ دیا ہے۔ برادری کے جو لوگ ضد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ دے۔

والسلام مع الاکرام

دعا گو: محمد عبدالحلیم قاسمی کان اللہ لہٗ ولوالدیہ

اگلے صفحات پر مولانا قاسمی کے خطوط کے عکس پیش خدمت ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)

فون: ۸۸۲۳۳۲ **مدرسہ جامعہ حنفیہ قاسمیہ (رجسٹرڈ)** قائم شدہ ۱۳۶۱ھ ۱۹۴۲ء

گلبرگ ۲، لاہور

حوالہ نمبر: ... تاریخ: ...

محترم و مکرم جناب محمد طفیل صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا

[illegible]

(۱) بعض متاخرین علماء کرام نے اس مسئلہ میں کہ طلاق ثلاثہ ایک مجلس میں [illegible]

[illegible]

(۲) نکاح اور طلاق کے دو اہم احکام شریعت [illegible]

[illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) یہ کسی مولوی یا عقل کا فیصلہ نہیں، یہ فیصلہ تو رب کا اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے جس کی موجودگی میں کسی کا فیصلہ قابل قبول نہیں ہے
اور نہ ہی کسی کو اس کی اجازت ہے کہ کسی قانون یا حکم کو رحمۃ للعالمین کے فیصلہ کے خلاف
لکھنا یا فیصلہ دینا سخت کبیرہ گناہ ہے

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم (الآیۃ)

یہ بالکل درست ہے کہ حضور پاک کے دور مبارک میں
اور حضرت صدیق اکبر کے دور مبارک اور فاروق اعظم کے
دور میں دو سال تک ایسا ہی عمل رہا ہے

(۴) مگر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے سیاستاً ایک مجلس میں تین طلاق کو تین تسلیم کر لیا تھا یہ ایک سیاسی حکم تھا
جس میں تبدیلی کا امکان ہے چنانچہ اکثر جلیل القدر علماء نے اس مسئلہ میں
اختلاف کیا ہے جو احادیث کی کتب میں بالکل موجود ہے
مگر کسی مفتی اور عالم کو جرأت نہیں ہوئی
کہ یہ لکھ کر دے کہ یہ فیصلہ حضور پاک کا نہیں ہے؟

اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حلالہ کے نقیب ہی کہ غلطاں و پریشاں [illegible] ہیں
اور ایک ایسے قبیح فعل کا ارتکاب کرتے ہیں جو سراسر اسلام کے خلاف ہے؟
جسے حضور پاک نے واضح الفاظ میں لعنتی قرار دیا ہے اور ساتھ
ہمارا [illegible] میں شمولیت یا جبر زنا کا ارتکاب کرنا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قائم شدہ

فون: ۸۸۲۴۴۲ مدرسہ جامعہ حنفیہ قاسمیہ (رجسٹرڈ) ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۴ء

گلبرگ ۲، لاہور

حوالہ نمبر [illegible] تاریخ [illegible] ۱۹۸۱ء

۵) اس خط کے ہمراہ رسالہ تذکرہ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رسالہ [illegible] کے صفحہ [illegible] پر [illegible] افادۂ عوام کے لئے شائع کر دیا ہے جس میں تمام کتب احادیث اور فقہ کے حوالہ جات درج ہیں آپ دیکھ کر [illegible] تسلی [illegible] ، [illegible] کی کتاب [illegible] صفحہ [illegible] میں [illegible] مختلف حضرات نے [illegible] مقالات [illegible] کتابی شکل میں ادارہ الاعتصام نے شائع کیا ہے اس میں ایک مقالہ پیر کرم شاہ صاحب کا [illegible]

۶) [illegible]

[illegible] الفضل العظیم [illegible]

[illegible]

[illegible] والسلام [illegible]

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فون نمبر
[illegible]

Madrasa
Jamia Hanfia Kasmia (Regd.)
P Block - Gulberg 2 - LAHORE (Pakistan)

۴۸۶

فون نمبر
[illegible]

مدرسہ
جامعہ حنفیہ قاسمیہ (رجسٹرڈ)
P بلاک - گلبرگ 2 - لاہور (پاکستان)

حوالہ نمبر [illegible] تاریخ [illegible]

محترم و مکرم جناب

شیخ محمد سعید صاحب مدیر [illegible]

آپ کے دونوں خط موصول ہوئے [illegible]

[illegible]

مسئلہ بھی حل ہو جائے [illegible]

عام طور پر طلاق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] طلاق شریعت کے خلاف [illegible]

حضور [illegible] کے زمانہ مبارک میں

ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک شمار کی جاتی تھیں [illegible] حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ خلافت

میں بھی یہی دستور تھا حضرت عمر رض کے دور خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں یہی حکم تھا

بعد میں آپ نے صحابہ [illegible] تین کو تین قرار دے دیا (صحیح مسلم شریف [illegible])

حضور [illegible] کے [illegible]

مجلس کی تین طلاقیں ایک طلاق شمار کی جاتی تھیں [illegible] رجوع کا حکم دیا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف آخر

اختلاف ایک فطری امر ہے اس سے کسی کو مفر نہیں ۔ ہر جگہ اور ہر معاملہ میں اختلاف ہوسکتا ہے۔ لیکن کیا اسے سمیٹنا بہتر ہے یا پھیلانا اور باقی رکھنا، اہل خرد ضرور کہیں گے کہ سمیٹنا اور ختم کرنا ہی بہتر ہے۔اور پھر بحیثیت مسلمان قرآن کریم میں کیا ہمارے لئے حکم موجود نہیں۔ واعتصمو بحبل اللہ جمیعًا (الآیۃ)

غور کیجئے یہ حکم قرآنی مسلم معاشرہ کے لئے کتنا ضروری اور سود مند ہے رہی بات اختلاف کے حل کی تو حکمت و دانائی کے اسی خزانے میں یعنی قرآن مجید میں اس کے لئے بھی واضح ارشاد ہے۔

فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تو منون باللہ والیوم الآخر۔

ترجمہ: پس اگر تم میں کسی بات پر تنازعہ ہو جائے تو لوٹاؤ اسے اللہ اور رسول کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر۔

آخر میں میں مولانا اشرف علی تھانوی کے یہ فرامین ذکر کیے بغیر اپنی بات کو ادھورا سمجھتا ہوں

" اور اگر اس جانب مرجوح میں گنجائش عمل نہیں بلکہ ترک واجب یا ارتکاب امر لازم آتا ہے۔ اور بجز قیاس کے اس پر کوئی دلیل نہیں پائی جاتی اور جانب راجح میں حدیث صریح موجود ہے۔ اس وقت بلا تردد حدیث پر عمل کرنا واجب ہوگا اور اس مسئلے میں کسی کی تقلید جائز نہ ہوگی۔ کیونکہ اصل دین قرآن وحدیث ہے۔اور تقلید سے یہی مقصود ہے۔ کہ قرآن وحدیث پر سہولت وسلامتی سے عمل ہو۔ جب دونوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافقت نہ رہی قرآن وحدیث پر عمل ہوگا۔ ایسی حالت میں تقلید پر جمے رہنا یہی تقلید ہے جس کی مذمت قرآن وحدیث واقوال ائمہ میں آتی ہے۔ "

آگے مولانا محترم مزید فرماتے ہیں۔ " اسی طرح اس مقلد کو اجازت نہیں کہ ایسے شخص کو برا کہے۔ جس نے بعذر مذکور اس مسئلہ میں تقلید ترک کر دی کیونکہ ان کا اختلاف ایسا ہے جو سلف سے چلا آیا ہے۔ جس کے باب میں علماء نے فرمایا ہے کہ اپنا مذہب ظناً صواب محتمل خطا اور دوسرا مذہب ظناً خطا محتمل صواب ہے۔ تو اس میں کسی کی تضلیل یا تفسیق یا بدعتی وہابی کا لقب دینا اور حسد اور بغض وعناد و نزاع غیبت وسب وشتم وطعن ولعن کا شیوہ اختیار کرنا جو قطعاً حرام ہیں کس طرح جائز ہوگا۔

(ہر دو پیرایہ جات ماخوذ "از تقلید کی شرعی حیثیت" مصنفہ مولانا تقی عثمانی

بحوالہ الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد حضرت تھانوی مقصد ہفتم)

مقام فکر ہے بائیکاٹ اور حلالہ کا فتوے دینے والوں کے لئے کیا ان مفتیان کرام کی نظر سے کبھی یہ حدیث نہیں گزری۔

لَعَنَ اللّٰہُ المحلّلَ والمحلّلَ له

ترجمہ: لعنت کی اللہ نے حلالہ کرنیوالوں کو حلالہ کرنیوالوں کو

یا کہ تجاہل عارفانہ سے کام لے کر اغماض برتتے ہیں یا پھر تقلید جامد کی رو میں تشدد کی اس حد کو چھو جاتے ہیں کیا یہی وہ تقلید نہیں جس کی مذمت بذریعہ قرآن وحدیث واقوال علماء کی نشاندہی مولانا محترم نے متذکرہ بالا پیرایہ میں کی ہے؟

وَمَا توفیقی اِلاَّ باللّٰہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ